REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEE REGISTRATION NO. P. GDP.-6.

جلد ۳۸ — شمارہ ۴۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۰ روپے
ششماہی ۲۰ روپے
ممالک غیر ۲۵۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

۲۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ ہجری ۲۶ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

جشن تشکر کے سلسلہ میں حضور انور ہنوز مختلف ممالک کے دورہ پر ہیں۔

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے تحت اِس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

یہ چونکہ صد سالہ جشن تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہو کر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

(کا)

روح پرور پیغام

پیارے احباب جماعت کشمیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں وادیٔ کشمیر کے احباب، جماعت نے جلسوں کے جو پروگرام مرتب کئے ہیں ان کے بارہ میں پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اللہ ان جلسوں کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ان میں شامل ہونے والے تمام عزیزوں کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح فرمائے۔

پیارے عزیزو! جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جتنی ترقی عطا فرما رہا ہے۔ دشمن اتنا ہی غیظ و غضب میں بڑھتا جا رہا ہے لیکن اپنے فضل سے احمدی اتنا ہی احمدیت کی صداقت کے قائل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور قرآن کریم کی یہ پیشگوئی اپنے حق میں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں کہ "كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ"۔ اس لئے دشمن کا جتنا بھی غضب بھڑکتا ہے۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کی رحمت ابرِ کرم کی طرح جھکتی ہے۔ پس دشمن کی غیظ کی آگ سے دل گرفتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ہمارے مقدر میں ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی مقدر ہے اور اٹل مقدر ہے کہ دشمن کے علی الرغم جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائید کے ساتھ ترقی کرتی چلی جائیگی۔ اس تقدیر کو آج ہم بڑی شان کیساتھ پاکستان میں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں بلکہ اس کے جو ثمرات ہمیں پاکستان سے باہر مل رہے ہیں وہ اتنے ہیں کہ ان کا کچھ شمار نہیں۔ جماعت احمدیہ کشمیر بھی اگر اخلاص اور ثابت قدمی کے ساتھ قدم آگے بڑھائے تو اللہ تعالیٰ آپ کو عظیم الشان ترقیات سے نوازے۔ اور دشمن کا جھوٹا اور فساد انگیز پراپیگنڈہ آپ کے قدم آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتا۔ اہل کشمیر کیساتھ جماعت احمدیہ کا تعلق بہت پرانا ہے۔ اور اہل کشمیر کی خدمت کی یادیں ہمیں بہت پیاری ہیں۔ کاش! اہل کشمیر جماعت اسلامی کے پُرفریب پراپیگنڈہ کے دام میں آنے سے بچیں اور اس جماعت کا اصل چہرہ ان پر جلد از جلد ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ایسے انتظام فرمائے۔ اس کے لئے دعاؤں پر زور دیں۔ اور محبت و خدمت کی راہوں سے اہل کشمیر پر صداقت کو واضح کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ مجھے اگر فکر ہے تو آپ کی نئی نسلوں کی تربیت کی طرف سے فکر ہے۔ دشمن آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر آپ اپنی نئی نسلوں کی اعلیٰ تربیت سے غافل ہو گئے تو آپ خود اپنے آپ کو شکست دینے والے ہوں گے۔ نعوذ باللہ من ذلک ونعم المولیٰ ونعم الوکیل۔

والسلام

خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

بشیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۶ر اخاء ۱۳۶۸ ہش

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے بے بنیاد الزامات

(۲)

"بدر" کی گزشتہ اشاعت کے اداریہ میں دو نکات کی وضاحت کی گئی تھی اول یہ کہ جماعت احمدیہ کو اسلام سے نہ صرف یہ کہ کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ دورِ حاضر میں جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ دوم یہ کہ دوسرے مسلمان علماء سے جماعت احمدیہ کے اختلافات ہیں لیکن اسی حد تک جس حد تک قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ چودھویں اور پندرھویں صدی کے مخالف علماء سے جماعت احمدیہ کے اختلافات اسی حد تک محدود ہیں جس حد تک یہ علماء قرآن و حدیث سے دور ہٹ گئے ہیں۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لئے چند مثالیں پیش خدمت ہیں:-

ناسخ و منسوخ

مخالف علماء قرآن کریم کی آیات میں ناسخ و منسوخ مانتے ہیں حالانکہ وہ ایسی کوئی حدیث پیش نہیں کر سکتے جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ فلاں آیت سے فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زبردست دلائل اور آسمانی نشانات سے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے لہذا قرآن کریم کا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ قرآن کریم سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ مخالف فرقوں کے علماء اتمام حجت کے بعد بھی اپنے خلافِ قرآن عقیدہ پر جمے ہوئے ہیں لہذا وہ ملزم بھی ہیں اور اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو ان سے اختلاف بھی ہے ؎

میری خاموشی میں ہے موجِ تلاطم کی صدا
اس کو میری کاوشِ پیہم کا اندازہ نہیں

خلافت

جماعت احمدیہ قرآن کریم کی آیت استخلاف کی مصداق ہے کیونکہ اس میں نظام خلافت قائم ہے۔ آج روئے زمین پر کوئی اسلامی فرقہ آیت استخلاف یا کسی اور آیت کریمہ کا مصداق ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا دلائل مہیا کرنا تو دور کی بات ہے۔ حدیث نبوی میں بھی آخری زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہونے کی بشارت دی گئی ہے جس کی مصداق آج صرف جماعت احمدیہ ہے۔ جو ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ نظام خلافت سے وابستہ ہے ۷۲ فرقوں میں سے موجودہ دور میں اس کا مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کوئی فرقہ نہیں کر سکتا ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

نماز اور زکوٰۃ

آیت استخلاف میں بتایا گیا ہے کہ نمازوں کے قیام اور ادائے زکوٰۃ کا انتظام و اہتمام خلیفۂ وقت کی زیر ہدایت ہونا چاہیئے۔ یہ فوقیت بھی قرآن کریم کے مطابق جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ کیونکہ دوسرے فرقوں میں کوئی خلیفہ اور واجب الاطاعت امام ہی موجود نہیں لہذا جماعت احمدیہ ایک ایک فرد کو اسلامی نور سے منور کرنے کا بے پناہ جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے ؎

یہ بہر تاباں سے کوئی کہہ دے کہ اپنی کرنوں کو گن کے رکھے
میں اپنے صحرا کے ذرے ذرے کو خود چمکنا سکھا رہا ہوں

ختم نبوت

مخالف علماء کا عقیدہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں کہ آپؐ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی نبی جن کو یہ لوگ تشریعی نبی اور مستقل نبی بھی مانتے ہیں۔ وہ ضرور آئیں گے اور اس پہلو سے ختم نبوت کے منکر ثابت ہوتے ہیں۔

اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی تشریعی نبی آ سکتا ہے نہ غیر تشریعی مستقل نبی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ "امتی نبی" ہونے کا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آپؑ کو یہ مقام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے نصیب ہوا ہے۔ لہذا یہ دعویٰ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے بھی مخالف علماء سے جماعت احمدیہ کو اسی حد تک اختلاف ہے جس حد تک لوگ قرآن و حدیث سے دور ہٹ گئے ہیں ؎

عزمِ سفر کی بات ہے ورنہ تو منزلیں
قدموں کے آس پاس ہیں دیکھا کرے کوئی

وفات مسیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے علم پا کر وفاتِ مسیح کا اعلان کیا تو ساتھ ہی قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور حدیث نبویؐ سے ان کی عمر بھی ۱۲۰ برس دکھا دی۔ مگر مخالف علماء نے نہ قرآن کی بات مانی نہ حدیث کی تب آہستہ آہستہ عرب و عجم کے چوٹی کے نامور علماء نے بھی بہت بڑی تعداد میں اپنی تحریروں میں اقرار کر لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود مولانا ندوی صاحب اور ان کے ہمنوا علماء وفاتِ مسیح کا اقرار کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ لہذا جماعت احمدیہ کو ان سے زمین سے لے کر آسمان تک کلی اختلاف ہے ؎

جنوں کی شان کا تجھ کو اگر ادراک ہو جائے
تری دانشوری کا خود گریباں چاک ہو جائے

اختلافات تو بہت ہیں یہ بطور نمونہ مثالیں پیش کی گئی ہیں یہ بتانے کے لئے کہ جماعت احمدیہ کو ان مخالف علماء کے ساتھ اسی حد تک اختلاف ہیں جس حد تک یہ لوگ قرآن و حدیث سے دور ہٹ گئے ہیں جب یہ لوگ قرآن و حدیث سے پوری پوری مطابقت پیدا کر لیں گے تب یہ اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ تعصب کو ختم ہونے دیجئے ؎

یہ تعصب کا اندھیرا امن کا پرچم نہیں
آدمی کو آدمی سے پیار ہونا چاہیئے

اعترافِ حقیقت

چوتھا نکتہ یہ ہے کہ مخالف علماء نے خود بھی ان حقائق کا اعتراف کر لیا ہے۔ علامہ حالی فرماتے ہیں

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پاکستانی ملاؤں کے نامور صحافی مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے اعتراف کیا تھا کہ قرآن کریم کا علم صرف حضرت امام جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ احراری ملاؤں کے پاس قرآن کریم کا علم نہیں ہے۔

شاعر مشرق سر اقبال فرماتے ہیں ؎

ایسے بگڑے ہیں ہمارے یہ فقیہان حرم
خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

احمدیت کے بدترین مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اپنی عمر کے آخری حصہ میں اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا تھا کہ "ہم نے سجادہ نشینی کا غرغرہ ململ کیا۔ اور عنانِ اسرائیلی ہاتھ میں لے لی اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ ... رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ۱۳۰۰ سو برس قبل ہماری اس شاہسواری

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

جماعت احمدیہ کا تمدّن ہی زندہ رہنے والا تمدّن ہے

مغربی قومیں اپنی ہلاکت کے سامان خود تیار کر چکی ہیں

یہ قومیں اپنی لذّات کی غلام بن چکی ہیں اور یہی چیز انکے تمدن کو ہلاک کرنے کا موجب بن رہی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام نووا نارتھ ویلز کا خلاصہ

لندن: سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم ستمبر ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ برطانیہ کے مقام نارتھ ویلز کے شہر نووا NOVA میں ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ کہف کی آیات ۸ تا ۱۱ کی تلاوت فرمائی اور انکا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم کی جو یہ آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ یہ سورۃ کہف کے پہلے رکوع سے لی گئی ہیں۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اسے بے حد کشش کا موجب بنایا ہے زینت کا موجب بنایا ہے۔ لیکن ہم ان تمام زینتوں کو کلیتاً تباہ کر دیں گے اور جو کچھ بھی زمین پر ہے اُسے ویرانہ بنا کر چھوڑ دیں گے اس کے معاً بعد فرمایا کہ کیا اس بات پر تو تعجب کرتا ہے کہ خدا کے کچھ بندے ایسے بھی تھے جنہوں نے غاروں میں رہنا زیادہ پسند کیا بجائے اس کے کہ وہ زمین کی سطح پر رہتے اور ان لوگوں کی دُعا یہ تھی کہ اے خدا تو ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور اسی رحمت کے ہم محتاج ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ آیات اصحاب الکہف سے تعلق رکھتی ہیں اور تاریخی لحاظ سے اب تک قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والے یا تاریخ کا مطالعہ کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ آغاز میں عیسائیت پر ایک۔۔۔ ایسا دَور آیا تھا کہ جب زمین کی سطح پر رہنا ان کے لئے ناممکن ہو گیا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ اس وقت زمین کی سطح پر بسنے والے دنیا کی رونقوں لذتوں اور چمک دمک میں اپنے آپ کو ایسا فراموش کئے ہوئے تھے کہ وہ خدا کو بالکل بھول چکے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے تمدنی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا یہ آیات مادہ پرستی کے بعض اہم ادوار پر بحث کرتی ہیں بسا اوقات انسان کی تاریخ میں ایسا دور آتا ہے۔ کہ سطح زمین پر ہر قسم کی لذتیں، ہر قسم کی بنیادی چمک انسان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور اس کی توجہ خالصتاً دنیا کی لذتوں کی جستجو میں منہمک ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ ناممکن ہے کہ وہ انسان جو دنیا کی رونقوں اور دنیا کے ظاہری حُسن سے عشق لڑا بیٹھا ہو۔ وہ خدا کو یاد رکھ سکے۔ مگر ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے موقع پر خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو زیر زمین رہنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو دنیا کے جدید تقاضوں کو پورا نہ کرتے ہوں ان کے رہن سہن کو دنیا والے پرانے زمانے کے رہن سہن کہا کرتے ہیں۔ گویا وہ غاروں میں بسنے والے زمانہ کے لوگ ہیں۔ چنانچہ اس تمدنی تقابل کے نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کی یہ آیات انہی دو قسم کے بندوں کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس صورت میں ہماری تقدیر کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ جو بھی دنیا کی لذتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کو اور ان کے معاشرے کو ہم ملیامیٹ کر دیں گے۔ اور ان کی زینتوں سمیت ان کو مٹا دیں گے اور ایسے موقع پر ایک نئی تہذیب اُبھرے گی۔ اور وہ غاروں میں بسنے والوں کی تہذیب ہوگی۔ جو خدا کی خاطر پسماندہ کہلائے۔ اور پرانے وقتوں میں شمار کئے گئے۔ اس وقت پھر سب کچھ ان کا ہوگا۔ اور وہ خدا سے یہ دُعا کریں گے۔ ہم تو پہلے بھی تیری رحمت کے طالب تھے۔ اب بھی تیری ہی رحمت کے طالب ہیں

ہیں تو

نے سبز نیا تمدن عطا کرنا ہے۔ وہ اپنی مرضی اور اپنی رحمت کے مطابق عطا فرما۔ اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ہدایت کے راستے کھول دے اور ایک ایسی تہذیب عطا فرما جو رُشد، عقل کی تہذیب ہو۔ اور اس تہذیب کے نتیجے میں انسان اپنی ترقیات سمیت دنیا سے مٹا نہ دیا جائے۔ بلکہ وہ خدا کی خاطر خدا کی ذات سے وابستہ ہو کر زندہ رہنے کا گُر سیکھ لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ پیغام ہے جو ان آیات میں ہمیں دیا گیا ہے۔ اور اس میں کسی ایک زمانے کے انسان کا ذکر نہیں۔ بلکہ تمام انسانی تاریخ بار بار اپنے آپ کو اس نقطۂ نگاہ سے دہراتی ہوئی دکھائی دیتی ہے بسا اوقات ایسی قومیں سطح زمین پر ابھریں۔ جنہوں نے دنیا کی ترقیات کیں۔ مگر اسکے نتیجے میں وہ آسائش میں ایسا ڈوب گئے۔ کہ محض دنیا کی زینت کے غلام بن کر رہ گئے اور خدا کو انہوں نے بھلا دیا۔ اور پھر اس دور میں یعنی ہر ایسے دور میں خدا کے ایسے بندے بھی آپ کو دکھائی دیں گے۔ جن کو دنیا کی ان لذتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس زمانے کے نہیں بلکہ قدیم زمانوں کے انسان دکھائی دیا کرتے تھے خدا تعالیٰ نے دنیا کے ان لذّت پرستوں کو تو مٹا دیا۔ اور ان قدیم زمانے میں بسنے والے انسانوں کو زندہ رکھا یہ تاریخ کا وہ بار بار دہرایا جانے والا سبق ہے۔ جو ان آیات میں ہمیں ملتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج مغربی تہذیب خصوصیت کے ساتھ ایسے تمدن کی فریفتہ ہو چکی ہے۔ جو دنیا کی ظاہری لذتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ دنیا اس درجہ دنیاوی لذتوں کی غلام ہو چکی ہے کہ اس سے رہائی اور چھٹکارے کی بظاہر کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ آج جب آپ ان کو یہ پیغام دیں کہ خدا کی خاطر تم شراب نوشی سے، ناچنے سے اور گانے سے پرہیز کرو۔ اور تم ایک سادہ عام پاکیزہ معاشرے کی طرف واپس لوٹ آؤ۔ تو وہ آپ کو اس طرح دیکھیں گے۔ جس طرح کہ آپ پاگل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کونسا جدید ترقی یافتہ معاشرہ ہے جو شراب اور ناچ گانے کے بغیر زندہ رہ سکے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین حق اور دیگر مذاہب میں جو فرق ہیں۔ ان پر غور کر کے دیکھیں۔ تو ان دوسری قوموں پر یہ ثابت کرنا کوئی مشکل نہیں کہ قرآنی تعلیم زیادہ معقول، دلنشین اور اس لائق ہے کہ انسان اس تعلیم کو عقلی لحاظ سے اپنائے۔ چنانچہ جہاں تک عقلی تقاضوں کا تعلق ہے دین حق کی تعلیم کی برتری غیروں پر ثابت کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ ایک ایک ہی ہے۔ اور ایک تین نہیں ہو سکتا۔ اور تین ایک نہیں ہو سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسائیت کے جو یہ اعتقادی حصے ہیں ان پر عملاً آج کے مغربی نوجوان کو اعتماد نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان ہونے پر تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اس معاشرے کے اندر جکڑا ہوا ہے جس معاشرے کا قرآن کریم نے نقشہ کھینچا ہے۔ کہ

ایسی کشش ہم نے سطح زمین پر رونما ہونے والی چیزوں میں پیدا کر دی ہے کہ وہ ...... اس کشش سے قلبی طور پر اس طرح وابستہ ہو جاتے ہیں کہ گویا اس کے غلام ہو چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اس نقطۂ نگاہ کا جب آپ مزید تجزیہ کریں۔ تو ایک بڑی دلچسپ صورت یہ سامنے آتی ہے۔ کہ ایک ہی چیز کا نام آزادی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اور اسی چیز کا نام غلامی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جب کوئی دین حق کے سادہ اور پاکیزہ معاشرے کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم آزاد منش قومیں ہیں ہم صرف اسی پیغام کو قبول کرنے پر تیار ہیں جو انسانی آزادی کا علمبردار ہو۔ اور بے وجہ پابندیوں میں نہ جکڑے اور اس نقطۂ نگاہ سے دین حق کی تعلیم ان کو پابندیوں کی تعلیم دکھائی دیتی ہے۔ پس اس معاشرے کی خوبصورتی پر فدا ہونے والے لوگ اپنی آزادی کے خلاف یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے نام پر انہیں پابندیوں کی طرف بلایا جا رہا ہے لیکن قرآن کریم جس نقطۂ نگاہ سے ان باتوں کو پیش کرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے ذرا اس منظر کا زاویہ بدل کر دیکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ تو غلام ہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے جو بالآخر ایسے معاشروں اور تمدنوں کو ہلاک کرنے کا موجب بنا کرتی ہے۔ کیونکہ ایسا معاشرہ جن بنیادوں پر قائم ہوتا ہے وہ بنیادیں کھوکھلی ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض قوموں کو جوں جوں زیادہ چمک دمک والی اور تیز تر زندگی بسر کرنے والی عادت پڑتی چلی جاتی ہے۔ ان کی اقتصادیات اتنی ہی زیادہ ان لذت یابیوں کی محتاج ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ان کو مزید اور مزید دولتوں کی ضرورت پڑتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طرز زندگی بے حد مہنگا ہو جاتا ہے چنانچہ آج ساری مغربی دنیا میں ہی نہیں۔ بلکہ تیسری دنیا کے غریب ممالک میں بھی یہ رخ آپ کو برابر دکھائی دے گا۔ کہ وہاں مجبول لذت کی وجہ سے انسانی زندگی گذشتہ دس سالوں کی نسبت بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اور زندگی کا رخ مزید اور مزید لذت کی طرف اتنا آگے بڑھ چکا ہے کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے غریب حصوں کی طرف سے توجہ ہٹ گئی ہے۔ اور انسانی خیالات پر خود غرضی اتنی غالب آ چکی ہے۔ کہ جن قوموں کو ایسی لذتوں کی عادت پڑ چکی ہے ان کے لئے ناممکن ہے کہ وہ قربانی کر کے اپنے غریب بھوکے ہم جنس بھائیوں کے لئے کچھ دیر ان لذتوں سے منہ پھیر لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب افریقہ بھوکا مر رہا تھا۔ تو ان قوموں نے اسے کھانا پہنچانے کے لئے میوزک سے ہی کام لیا۔ اور انسانی ہمدردی کے اظہار کے لئے وہی چیز انہوں نے استعمال کی۔ جو دراصل انسانی تباہی کا موجب ہے جس سے آپ کو اندازہ ہو گا۔ کہ دنیا کی لذت یابی کی عادت کیسی خوفناک چیز ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ انسانی ہمدردی میں کچھ کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ وہ انسانی ہمدردی بھی لذت یابی کی شکل میں ہی ظاہر ہوتی ہے چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر سارا مغرب ایک روز کی شراب نوشی سے باز آ جاتا تو یہ تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی تھی اس لئے جس طرح وہ تحریک کامیاب ہوئی۔ اس سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ تو دنیا کی لذتوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور انہی لذتوں کے ذریعہ ان کے انسانی ہمدردی کے جذبات ابھرتے ہیں ورنہ نہیں ابھر سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب قوموں کے یہ حالات ہو جائیں تو پھر لازماً اقتصادی بحران آیا کرتے ہیں۔ جہاں بھی اقتصادی حالات گریں گے وہاں وہ جرائم کر کے ان لذتوں کے حصول کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح وہاں سے امن اٹھ جائے گا کیونکہ ایسی گندی عادت ان کو پڑ چکی ہے کہ اب اس سے یہ بچ نہیں سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حالات تمام مغربی ممالک میں ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ اور اقتصادی ماہرین اس خطرہ کو بھانپ چکے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ، تیسری دنیا کے دیگر ممالک اور برطانیہ کی اقتصادی حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جن عناصر کا میں نے ذکر کیا ہے وہ ایسے قدرتی عناصر ہیں کہ جن کو دنیا کی کوئی بھی حکومت شکست نہیں دے سکتی۔ یہ اپنے اپنے وقت پر ضرور سر اٹھاتے ہیں اور کوئی حکومت ان سے نبرد آزما نہیں ہو سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن حالات کا نقشہ میں نے آپ کے سامنے کھینچا ہے اگر آپ ان پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ساری مغربی ترقی ہلاکت کی طرف رخ کر چکی ہے اور ایسے اقتصادی بحران جب مزید بڑھتے ہیں تو پھر عارضی جنگوں پر ہی منتج ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا کرتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لیکن ایسی قومیں جن کا تمدن صاف اور پاکیزہ ہو۔ وہ تو خطرناک سے خطرناک اقتصادی بحران کا بھی بڑے آرام سے مقابلہ کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کو دنیاوی لذت یابی کی عادتیں نہیں ہوا کرتیں۔ پس یہ جسے آزادی کہتے ہیں یہ دراصل اس کے ایسے غلام ہو چکے ہیں کہ ان سے چھٹکارا نہیں پا سکتے ان لذتوں کو جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دوسروں سے لیں گے۔ مگر خود ان قربانیوں کے اہل نہیں رہے۔ پس قرآن کریم نے جو نقشہ کھینچا ہے یہ لفظاً لفظاً درست ہے اور بہت ہی گہرا نقشہ ہے۔ اور یہی چیز ہے جو مختلف زمانوں میں آپ کو ظاہر ہوتی اور پھر قوموں کو ہلاک کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ہلاک ہونے والی قوموں کے کھنڈروں سے ہی ہمیشہ نئی قومیں ابھرا کرتی ہیں پس ان باتوں کو سمجھتے ہوئے میں آپ کو جو ویلز (WALIES) کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے معاشرے کو صرف اعتقادی لحاظ سے دین حق کی برتری سے آگاہ نہ کریں بلکہ ان کو تنبیہ کریں اور انہیں بتائیں کہ تم غلط راستوں پر چل پڑے ہو منطقی نتائج کے طور پر ان پر ثابت کریں کہ تمہارا انجام ہلاکت ہے۔ اس لئے تمہیں لازماً واپس لوٹنا ہو گا۔ اور صرف دین حق کا معاشرہ اور تمدن ہی ہے جو دل کا سچا امن تمہیں عطا کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کو ان قوموں کو یہ سمجھا کر اپنے دین کی طرف بلانا چاہیئے کہ تمہارا تمدن اور تہذیب زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے اور اگر تم اسی طرح آگے بڑھتے چلے گئے تو قرآن کریم کی ہر پیشگوئی لازماً پوری ہو گی۔ کہ ہم نے جو کچھ بھی زینتیں زمین پر بنائی ہیں۔ ایک دن ہم ان سب کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

ہلاکت کے یہ سامان یہ قومیں خود تیار کر چکی ہیں۔ انہوں نے ایسے ایسے بم ایجاد کر لئے ہیں کہ اگر ان کا سوواں حصہ بھی چل جائے تو اس زمین پر سے زندگی اٹھ جائے پس باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ بظاہر غاروں کے معاشرہ سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہی وہ تمدن ہے جو دنیا میں زندہ رہے گا اور اسی نے آئندہ تمدنوں کی بنیاد ڈالنی ہے۔

پس خدا کی طرف لوٹنا، خدا سے محبت میں لذت پانا ہی زندگی کا راز ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی کی ضمانت بھی دیتا ہے اور دوسری دنیا کی زندگی کی بھی ضمانت دیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ ستمبر ۸۹ء)

گریجویٹس و ڈاکٹر مطلوب ہیں

تحریک جدید کا مقصد تمام بنی نوع انسان کی خدمت اور اسلام کی امن بخش اور حسین تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ اس غرض کے لئے ایسے گریجویٹس نوجوان و ڈاکٹر مطلوب ہیں۔ جو وقف اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔ درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحبان کی معرفت دفتر تحریک جدید قادیان کو بھجوائیں۔ (۱) نام۔ ولدیت۔ مکمل پتہ مع تازہ فوٹو (پاسپورٹ سائز) (۲) تعلیمی وطبی کوائف مع مصدقہ اسناد (۳) قرآن کریم ناظرہ اور کسی قدر با ترجمہ جانتے ہوں۔ اور بنیادی دینی اسلامی معلومات رکھتے ہوں۔ اور مزید سیکھنے کیلئے تیار ہوں۔ (۴)۔ اردو، انگلش روانی سے لکھنا پڑھنا۔ بات چیت کرنا بخوبی جانتے ہوں۔ حسب قواعد جملہ سہولیات دی جائیں گی۔ امیدوار فوراً اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

داعی الی اللہ بننے کیلئے جماعت کو اپنا کردار بلند کرنے کی شدید ضرورت ہے

جہاں دعوت الی اللہ کرنے والوں نے پاک تبدیلی پیدا کی وہاں پھل لگنے شروع ہو گئے

قول حسن اور اعلیٰ کردار کے حامل داعی الی اللہ کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی

وقف کرنے والے بچوں کی عظمت کردار کیلئے ابھی سے کوششیں شروع کر دیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن کا خلاصہ

لندن: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا گذشتہ چند سالوں سے میں جماعت احمدیہ کو جہاں دعوت الی اللہ کی طرف مسلسل توجہ دلا رہا ہوں وہاں ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیتا چلا آ رہا ہوں کہ اپنے کردار کو عظیم بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ قرآن کریم سے متعدد جگہ یہ واضح ہدایت ملتی ہے کہ جب تک کردار میں عظمت نہ ہو نہ بات میں عظمت پیدا ہو سکتی ہے نہ دعا میں عظمت پیدا ہو سکتی ہے ایک جگہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہاری دعا آسمان کی طرف رفعت اختیار نہیں کر سکتی۔ یا آسمان کی طرف بلند نہیں ہو سکتی، جب تک تمہارا کردار اسے بلند نہ کر رہا ہو۔ اس میں قبولیت دعا کا ایک بہت گہرا راز ہے۔ اور دوسری جگہ ایک موقع پر یہ فرمایا۔ کہ قول حسن بہت اچھی چیز ہے۔ اور اس کے بغیر دعوت الی اللہ ممکن نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ساتھ عمل اچھے ہوں، تو درحقیقت یہ دونوں مضمون ایک ہی مرکزی فلسفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن دعا میں بھی خدا تعالیٰ بھی بات اُسی وقت سُنتا ہے جب اس کے پیچھے عظمت کردار موجود ہو۔ اس کے بغیر دعا میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ تو بندے کیسے تمہاری بات سُن لیں گے۔ جو خدا کی نسبت کم رؤوف اور رحیم ہیں۔ اور کم توجہ کرنے والے ہیں۔ یعنی خدا کی نسبت تو بہت ہی کم توجہ کرنے والے ہیں جس کی درحقیقت کوئی نسبت ہی نہیں اللہ تعالیٰ تو بعض کمزوروں کی دعا بھی سُن لیتا ہے۔ لیکن بندوں میں یہ بات کم دکھائی دیتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے جس کی چاہے دعا سُن لے۔ یہ اُس کی نفی نہیں ہو رہی۔ مگر بندے بالعموم زیادہ سخت دل ہوتے ہیں زیادہ تنقید کرنے والے ہوتے اور ان پر وہی اچھا قول اثر کرتا ہے جس کے ساتھ عظمت کردار موجود ہو۔ اس لئے داعی الی اللہ بننے کے لئے جماعت کو اپنا کردار بلند کرنے کی نہایت شدید ضرورت ہے۔ اور جہاں دعوت الی اللہ کے وعدے ملتے ہیں۔ وہاں مجھے یہی فکر شروع ہو جاتی ہے کہ دعوت الی اللہ کرنے والوں نے اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی پیدا بھی کی ہے یا نہیں، جہاں کرتے ہیں وہاں پھل لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں ایک ویلش WELSH احمدی مسٹر نعمان کا ذکر فرمایا۔ کہ ان کے بارہ میں مجھے ایک انگریز نے کہا۔ کہ ان کے چہرہ سے سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے مسلمان ممالک نے اپنے غلط رویّہ کے نتیجہ میں دینِ حق کو بدنام کیا ہے۔ اور جگہ جگہ ان رستوں کو بند کر دیا ہے۔ جن رستوں سے لوگ دینِ حق میں داخل ہو سکتے تھے۔ اس لئے اگر دروازہ کوئی ہے۔ تو جماعت احمدیہ کا دروازہ ہے۔ لیکن اس دروازہ کو وسیع کرنا یہی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دروازہ کی وسعت احمدیوں نے اپنے کردار کی عظمت سے پیدا کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا! ایک نعمان کی ضرورت نہیں۔ لاکھوں کروڑوں نعمانوں کی ضرورت ہے۔ جو مختلف ملکوں میں پیدا ہوں۔ اپنی عظمت کردار کے ذریعہ سے لوگوں کو دینِ حق کی طرف متوجہ کریں۔ اور ان کے دل کے رستہ سے لوگ دینِ حق میں داخل ہونا شروع ہوں اور ان کی آنکھوں کی راہوں سے وہ دینِ حق کے حُسن کا مطالعہ کریں۔ اس نقطۂ نگاہ سے داعیان الی اللہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے داعیان الی اللہ کی ضرورت ہے۔ جن کی زبان بھی قول حسن پر قائم رہے یعنی ایسے رنگ میں بات کی جائے جس میں دلکشی پائی جائے۔ کردار اعلیٰ اور مضبوط ہو اور کردار لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہو تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے دین کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہ دو شرطیں خدا تعالیٰ نے لگا دی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ جاؤ میدان میں کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ داعیان الی اللہ کے لئے بڑا ضروری ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اپنے کردار کا محاسبہ کریں دشمن کو شکست دینا ہرگز ہمارا کام نہیں۔ بلکہ دشمن کا دل جیتنا ہمارا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کا یہی مقصد قرار دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی تقدیر لوگوں کے دلوں اور قوموں کے دلوں کے دروازے کھول رہی ہے۔ اور بعض ایسی قوموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطے ہو رہے ہیں۔ جن میں پہلے دعوت الی اللہ کے لئے کوئی دروازہ نہیں کھولا گیا تھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چین میں احمدیت کا دروازہ کھلنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک چینی سکالر باہر آئے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایسے احمدی کو دیکھا جس کو انہوں نے مختلف پایا۔ اور وہ ایسا احمدی تھا جسکی شرافت گونگی نہیں تھی بلکہ بولنے والا تھا۔ اس کے کردار میں دلچسپی تھی۔ اس نے زبانی اُس کو بتانا شروع کیا کہ میں کیوں مختلف ہوں۔ ہمارا کیا اخلاقی ضابطہ ہے جس کی پیروی کے نتیجہ میں تم مجھ میں ایک فرق دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ دین حق کا تعارف احمدیت کا تعارف اور اس کے نتیجہ میں ایک خاص مثال جو میرے سامنے ہے۔ اس نے وسیع پیمانے پر چین سے رابطے شروع کئے۔ شروع میں ان رابطوں کا منفی نتیجہ نکلا۔ لیکن اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان رابطوں کے نتیجہ میں ان لوگوں نے بھی وہاں تحقیق کی۔ اور ان کے بڑے بڑے راہنماؤں میں سے بعض نے ان کو لکھا ہے۔ کہ ہم نے اب جو تحقیق کی ہے۔ تو پتہ چلا ہے۔ کہ یہی جماعت ہے۔ جو درحقیقت دینِ حق کی علمبردار ہے اور تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہی جماعت ہے جو امن پرست ہے۔ اور تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ اور پیغام کے ذریعہ دلوں کو فتح کرنے کا خیال رکھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس ضمن میں ایک اور بہت ضروری نصیحت یہ ہے۔ کہ پہلے بھی کی تھی لیکن دوست عموماً بھول جاتے ہیں اس لئے بعض نصیحتیں بار بار کرنی پڑتی ہیں۔ وہ نصیحتیں وہ سعادت

سندا احمدی جنہوں نے توفیق پائی کہ اگلی صدی کے لئے اپنے بچے ہدیۃً جماعت کو پیش کریں۔ وہ بار بار مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم ان کی تربیت کس طرح کریں۔ ان کو سمجھانے کے لئے، ان کی مزید راہنمائی کے لئے ایک باقاعدہ شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اور تحریک جدید کو میں نے سمجھا دیا ہے۔ کہ کس قسم کا لٹریچر تیار ہو اور ماں باپ کو کس قسم کی تربیتی نصائح ہونی چاہئیں۔ بچوں کو تو وہ کریں گے ہی۔ ہم نے تو ماں باپ کو بھی کرنی ہیں۔ اور کیا راہنمائی ہونی چاہیئے۔ وہ اللہ نے چاہا تو اس کے مطابق جلد کام شروع کر دیں گے۔ پھر ان کو یہ بھی سمجھایا ہے۔ کہ ان بچوں کے لئے اس کے دوسرے قدم کے اوپر لٹریچر تیار کرنا ہے۔ اور مختلف زبانوں میں تیار کرنا ہے۔ تاکہ شروع سے ہی جس رنگ میں ہم تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے گھروں میں وہ تربیت شروع ہو۔ اس ضمن میں میں نے یہ نصیحت کی تھی۔ کہ واقفین نو کی پیشکش کرنے والے جن خاندانوں کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کو کیا سکھائیں۔ بیٹیوں کے لئے وہ سہولت نہیں۔ جو بیٹوں کے لئے ہو سکتی ہے کہ میدان میں جہاں مرضی ان کو پھینک دو۔ ان کے اپنے کچھ حفاظت کے تقاضے ہیں۔ کچھ ان کے وہی تقاضے ہیں جن کے پیش نظر ہم ان سے اس طرح کام نہیں لے سکتے جسطرح ہر واقف زندگی مرد سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کو یہ کہا تھا۔ کہ ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں۔ علم بڑھانا تو ہے ہی۔ علم سکھانے کا نظام جس کو بی۔ ایڈ اور ایم۔ ایڈ ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔ ان میں ان کو آئندہ بڑے ہونے کے بعد داخل کریں۔ لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ پھر ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواتین ڈاکٹروں کو اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگی پیش کرنی چاہیئے۔

اسی طرح میں نے زبانوں کا کہا تھا۔ جن زبانوں کے ہمیں ضرورت پڑنے والی ہے ان میں روسی اور چینی دو زبانیں خصوصیت سے اہمیت رکھتی ہیں جماعت احمدیہ میں جن زبانوں میں کمی ہے ان میں سپینش بھی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر بنگھوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے۔ بلکہ سب سے اچھا ہے۔ ایسی اگر دائی مل جائے ایسی نرس مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہیں ایسی نرسوں کو رکھنے کی وہ اس پر عمل کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تو دین کا پیغام پہنچانا ہے اس لئے ہمیں تو ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں۔ بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں۔ ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں۔ تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بچوں کو بھی سکھائیں لیکن بیٹیوں کو خصوصیت سے۔ کیونکہ علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آسکتی ہیں۔ انہوں نے میدان میں نہیں جانا ہوگا۔ لیکن وہ تصانیف کریں گی وہ گھر بیٹھ کے ہر قسم کی خدمت کے کام اس طرح کر سکتی ہیں کہ اپنے خاوندوں سے ان کو الگ نہ ہونا پڑے اس لئے ان کو ایسے کام سکھانے کی خصوصیت سے ضرورت ہے۔ بچوں کو ہم سنبھال لیں گے۔ ہم ان کو کسی جامعہ میں داخل کریں گے کسی خاص ملک میں ان کا تعین ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ واقفین زندگی اس پیغام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا آخری بات یہی ہے پھر بھی کہ اس کے ساتھ ان کی عظمت کردار کیلئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں۔ اگر تاخیر ہو تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے۔ اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت کے اصول اور طریقے بیان کرتے ہوئے آخر پر فرمایا کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کریں۔ اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ❊

حاصل مطالعہ

حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم الشان رؤیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدّی سے فرمایا تھا کہ "ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا" نیز فرمایا کہ اسلام موسیٰ کا طور ہے یعنی آج بھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے چنانچہ خلفاء عظام سے بھی خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے اور مبشر رؤیا و کشوف سے سرفراز فرماتے جاتے ہیں۔ ایک مہتم بالشان رؤیا جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ہے وہ پوری ہو چکی ہے ازدیاد ایمان کے لئے پیش ہے

شاید کہ اتر جائے آپ کے دل میں میری بات

کہ خدا آج بھی اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ رؤیا کے الفاظ یہ ہیں۔

" میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں۔ اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد ابراہیم کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق اور حضرت اسمٰعیل دو قائمقام کھڑے کر دیئے یہ ایک بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیئے (ملاحظہ فرمایئے عرفان الٰہی صفحہ ۱۷)

اس مبشر رؤیا کا ایک ایک لفظ پورا ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کا انجام حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ہی کیا کہ آپ کے وصال کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد فرزند اکبر کو خدا تعالیٰ نے جماعت کا تیسرا خلیفہ بنایا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد دوسرا قائمقام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو چوتھا خلیفہ خدا تعالیٰ نے بنا کر ثابت فرما دیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کو خدا نے قبول کر لیا۔

؎ صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

درخواست ہائے دعا

● عزیزم محمد سراج احمد ادتا پور کے گلے میں درد ہے ڈاکٹر نے علاج کے بعد بتایا ہے کہ آپریشن کرنا ہوگا مگر ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور اعانت بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر کامل شفا عطا کرے آمین۔

(عبد الرؤف عاجز سرکل انچارج ورنگل)

● مکرم منیر احمد صاحب عجیب شیر صدر جماعت احمدیہ پٹنہ کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے اور جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے نیز ان کے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات اور مشکلات کے ازالہ کے لئے نیز خاکسار کے بچوں اور اہلیہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے (طاہر احمد عارف ازلونا دالہ نزیل قادیان)

احمدیوں کی نگاہ میں

حضرت شری کرشن جی کا مُقام

تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بر موقع جلسہ پیشوایان مذاہب کلکتہ منعقدہ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اصولی تعلیم یہ دی ہے کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ کہ دنیا میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں گزری جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور و مرسل نہ گزرا ہو۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ہر قوم میں خدا کی طرف سے ہادی و رہنما مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اس تعلیم کی روشنی میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ شری کرشن جی مہاراج جنہوں کو دنیا کے کروڑوں انسان اوتار مانتے ہیں یقیناً خدا تعالیٰ کے سچے مامور و مرسل تھے۔

قرآن کریم یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ:۔

وَمِنْھُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ کہ ہم نے تجھ پر ان مرسلین و مامورین کا ذکر آشکار کیا تھا اور ان میں سے بعض کا نہیں کیا۔

یعنی قرآن کریم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے بعض کا ذکر اور نام پایا جاتا ہے اور بعض کا نہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر مدارک التنزیل جلد ۲ صفحہ ۶۵ میں یوں مذکور ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ نَبِیًّا اَسْوَدَ فَھُوَ مِمَّنْ لَّمْ یَذْکُرْ قِصَّتَہٗ فِی الْقُرْآنِ۔

یعنی حضرت علیؓ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً خدا تعالیٰ نے ایک ایسے نبی کو بھی مبعوث فرمایا تھا جو کالے رنگ کے تھے۔ اور یہ نبی ان انبیاء میں شمار ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں مذکور نہیں۔

تفسیر کشاف علامہ زمخشری میں بھی یہی روایت پائی جاتی ہے۔

ہم احمدی اس لئے بھی حضرت شری کرشن جی مہاراج کو مانتے ہیں کہ حضرت سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ

کَانَ فِی الْھِنْدِ نَبِیٌّ اَسْوَدُ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا۔ (دیلمی)

کہ ہندوستان میں بھی ایک نبی گزرے تھے جو کالے رنگ کے تھے جن کا نام کاہن (کنہیا) یعنی کرشن تھا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کی موجودگی میں ہم مجبور ہیں کہ ہندوستان میں مبعوث شدہ اس اوتار کو ہم خدا تعالیٰ کے سچے پیغمبر اور مامور و مرسل تسلیم کریں۔ اور جب ان کا نام لیں تو علیہ السلام کہیں یعنی ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلام نازل ہو۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شری کرشن جی مہاراج کے متعلق فرمایا ہے۔

وہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی سچا نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت سی باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا (لیکچر سیالکوٹ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کئی اور مسلم لیڈروں اور علماء نے اس بات کو تسلیم کرنا شروع کیا کہ شری کرشن جی اپنے وقت کا اوتار تھے۔

چنانچہ حضرت خواجہ حسن نظامی اپنی کتاب کرشن بیتی میں فرماتے ہیں:۔

"ہندوستان میں جس قدر اوتار اور رہنما گزرے ہیں ان سب میں شری کرشن باعتبار صفات گوناں گوں ممتاز تھے۔" (صفحہ ۳۶)

اسی طرح مولانا سید اختر مُہانی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"میرے خیال میں وہ (شری کرشن جی) برگزیدہ اوتار تھے۔ اور دنیا کی ہدایت کے لئے مامور من اللہ ہو کر ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا تقدس اور احترام ہر متنفس پر یکساں واجب ہے۔"

میں حضرت شری کرشن جی سے اس لئے بھی محبت کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ۔

کہ ہم ہر قوم میں اپنا رسول بھیجتے رہے ہیں یہ تعلیم دے کر کہ تم سوائے خدائے واحد و یگانہ کے کسی اور کی عبادت نہیں کرنی ہے۔

میں نے بھگوت گیتا کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں مجھے واضح رنگ میں توحید کی تعلیم نظر آئی۔ جیسا کہ شری کرشن جی فرماتے ہیں:۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ! भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया"

ایشور ہی دنیا میں موجود ہے۔ وہ تمام روحوں کو جسموں میں داخل کر کے ساری سنسار کو اپنی قدرت سے چلاتا ہے۔

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ! तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् !!

اے ارجن! تو پوری طور پر اُسی خدائے واحد کے چرنوں میں اپنے آپ کو سپرد کر جس کے نتیجہ میں تجھے دائمی امن اور شانتی حاصل ہو گی۔

قرآن کریم کی بھی یہی تعلیم ہے کہ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ کہ اے نفس مطمئنہ تو اپنے خالق و مالک خدا کی طرف رجوع کر اور میرے بندوں میں شامل ہو جا اور اس طرح میری دائمی جنت میں داخل ہو جا۔

عام طور پر آپ لوگوں نے سنا ہو گا کہ ہندوؤں کا ایک مشہور منتر ہے۔

ॐ गुरुर्ब्रह्म गुरुर विष्णु गुरुर देवो महेश्वर : गुरुर सक्षात परम ब्रह्म तस्मै श्री गुरुवेनम !!

برہما بھی گورو تھے وشنو بھی گورو تھے مہیشور بھی گورو تھے۔ لیکن صحیح معنوں میں قابل پرستش گورو صحیح معنوں میں ہمارا ہادی پرم برہما پرمیشور ہے۔ پس میں اس واحد و یگانہ خدا کے سامنے سر بسجود کرتا ہوں۔

کتنی شاندار تعلیم ہے جو ہندو مذہب ہمارے سامنے پیش کرتا ہے ایک اور جگہ فرماتا ہے

अनन्त नाम धेयाय सर्व ज्ञान विधायिने समस्त सर्वाधाराय निर्विकल्पाय नमः

کئی صفتوں والا تمام دنیا کو چلانے والا ساری دنیا میں حاوی اور سبھی کا پالن ہار ایسے خدا کی میں عبادت کرتا ہوں۔

جی ہاں اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔ شری کرشن جی مہاراج نے خدا تعالیٰ کی وہی صفات گنائی ہیں جن کا ذکر خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी
निवासः शरणं सुहृत्।
प्रभवः प्रलयः स्थानं
निधानं बीजमव्ययम्॥

یعنی وہ انسان کا مقصود حیات (و اِلیٰ ربک منتہٰھا) ہے وہ رب ہے۔ وہ مالک ہے۔ وہ گواہ ہے (وھو علیٰ کل شیءٍ شہید) وہی ملجا و ماویٰ ہے۔ وہی حقیقی دوست ہے (خلیل) وہ ازلی اور آخر بھی ہے۔ وہی خزانہ ہے۔ وہ حی اور قیوم ہے" (بھگوت گیتا ۹:۱۸) گویا کہ شری کرشن جی نے خدا تعالیٰ کے وہی اسماء حسنیٰ بیان فرمائے ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔

ان تمام امور کی روشنی میں اگر جماعت احمدیہ حضرت شری کرشن جی کو خدا تعالیٰ کا مامور و مرسل مان کر ان سے پیار کرتی ہے تو وہ عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہی ہے۔

یہاں پر ایک سوال کیا جاتا ہے جیسا کہ اکثر دوستوں نے مجھے بھی کیا تھا کہ آج کل دور درشن میں شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر مہا بھارت کی تاریخ بتائی جاتی ہے۔ اس میں ایک منظر یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ ایک تالاب میں کچھ عورتیں عریاں ہو کر نہاتی ہیں۔ اور اس تالاب کے قریب ہی ایک درخت پر شری کرشن جی ان عورتوں کا لباس لے کر بیٹھے ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر بانسری بجاتے ہیں۔ اور وہ عورتیں ان سے لباس مانگتی رہتی ہیں۔ کیا کسی مامور من اللہ کی یہ گھنونی حرکت ہو سکتی ہے جب کہ ایک معمولی انسان بھی ایسی حرکت کرنے سے جھجکتا ہے اور بے شرمی محسوس کرتا ہے۔

یہ اعتراض ناسمجھی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ ایک تمثیلی تصویری زبان ہے۔ (PICTORIAL LANGUAGE) کا فلسفہ اور اس کی حقیقت سے ناواقف مخلوق بھی اسے شری کرشن لیلا کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔

یہاں پر عورتوں سے مراد دنیا پرست لوگ ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ طالب الدنیا مؤنث کہ دنیا کا طالب عورت کے مانند ہے۔ گویا کہ حضرت شری کرشن جی کے زمانہ کے لوگ دنیا پرست تھے اور ننگے تھے۔ ننگے ہونے سے مراد ایشور بھگتی اور تقویٰ سے عاری ہونا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے تقویٰ کو لباس قرار دے کر فرمایا ہے کہ لباس التقویٰ ذٰلک خیر کہ تقویٰ کا لباس ہی بہترین لباس ہے۔ اور پھر حضرت کرشن جی ان لوگوں کو تقویٰ کا لباس دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس تصویر سے یہ مطلب نہیں اخذ کیا جا سکتا کہ گویا کہ حضرت کرشن جی ان عورتوں کا لباس چھین کر درخت کے اوپر چڑھ گئے تھے۔ بلکہ اس کا یہی مطلب ہے کہ آپ اپنے زمانہ کے تقویٰ سے عاری دنیا پرست لوگوں کو تقویٰ کا لباس پہنانے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور درخت سے مراد کلمہ طیبہ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ کہ کلمہ طیبہ سے پاکیزہ درخت مراد ہے۔ اس سے روحانی نظام بھی مراد ہے۔ گویا کہ شری کرشن جی اپنے زمانہ کے روحانی نظام یعنی الٰہی سلسلہ کے بانی تھے۔ بانسری بھی اپنے اندر ایک گہرا معنی رکھتی ہے۔ بانسری سے مراد انسان کے دل و دماغ میں اثر پیدا کرنے والا کلام الٰہی ہے۔ بانسری سے وہی سُر نکلتی ہے جو بجانے والا نکالنا چاہتا ہے۔ بانسری کی اپنی کوئی آواز نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خود خدا تعالیٰ یہ گواہی دیتا ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی
اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

کہ آپ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے وحی الٰہی کے مطابق ہی کلام کرتے رہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے تمام پیغمبر اوتار وغیرہ خدا کے بانسری ہی ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں:-

" خدا کے اوتاد اُس کی بانسری ہوتے ہیں جن میں خدا تعالیٰ اپنی آواز کو پھونکتا ہے تاکہ اس آواز کو سن کر لوگ اس کی طرف چلے جائیں۔"

حضرت شری کرشن جی مہاراج کی ایک پیشگوئی کی طرف اب میں احباب کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو آج کل ہر ہفتہ ہم دور درشن کے ذریعہ (مہا بھارت کے پروگرام میں) سنتے آ رہے ہیں کہ

यदा यदा हि धर्मस्य
संभवामि युगे युगे!

کہ جب بھی دنیا میں دھرم کا ناش ہو کر ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تو غرباء اور سادھو لوگوں کی حفاظت کرنے اور ظالموں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر زمانہ میں ہر دور میں میں مبعوث ہوتا رہوں گا۔

آج ہر کوئی اس پیشگوئی کے مطابق ایک مصلح کی آمد کا منتظر ہے۔ اور یہی وہ ضلالت کا زمانہ ہے جس میں ایک مصلح اور مامور کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک مشہور فلاسفر اور ہندوستان کے سابق صدر ڈاکٹر رادھا کرشن نے اس زمانہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

" آج وہ وقت آ گیا ہے کہ جب کہ ہم صدیوں کی کوششوں کے بعد بننے والی اپنی ہی تہذیب کی تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ آج انسان کا لہو بہت سستا ہو گیا ہے اور تشدد کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اگر تہذیب اور انسانی زندگی کی قدروں میں ہمارا اعتقاد ختم ہو گیا اور ہم خدا کو بھول بیٹھے تو پھر کسی پیغمبر کو ہم لینا ہوگا جو کہ ہمیں اس امر سے آگاہ کرے کہ یہ توازن برقرار رکھا جائے۔ اگر ہم یہ خدائی آواز سننے میں ناکام رہے۔ تو ہم اپنی اجتماعی تباہی کو دعوت دیں گے"

(پرتاپ جالندھر ۶۱-۱۰-۲۷)

اسی طرح اخبار ملاپ اپنے ایک جنم اشٹمی خاص نمبر میں لکھتا ہے:-

" اے بنسری والے شیام! ہم گڑگڑا گڑگڑا کر تم سے برابر کہتے رہیں گے۔ آجا۔ آجا۔ اب تو آجا۔ اب ہندوستان میں کیا کسر باقی رہ گئی ہے۔ مودران کیرووں کی پوری پوری فوج اپنے ششتر ڈال سے لیس ہو کر آ چکی ہے۔ غبن اور رشوت کے ششتر Smuggling اور Black کے ششتر حرام خوری اور بدکاری کے ششتر جھوٹی مسکراہٹوں اور مگرمچھ کے آنسوؤں کے ششتر ملاوٹ اور سٹے کے ششتر۔ جیب کتری۔ اٹھائی گری۔ جوئے بازی نا جائز شراب کشیدگی کے ششتر ان تمام ششتروں سے مسلح ہو کر اے سدرشن دھاری یہ کورو ہمارا تہس نہس کر رہے ہیں ہمیں زخمی کر رہے ہیں ہمیں رلا رلا کر مار رہے ہیں۔ ہمیں تڑپا اور پھٹکار رہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ تمہیں اچھا لگ رہا ہے؟ بھگوان کیا تمہیں ہماری اس حالت پر کرودھ نہیں آتا۔ آجاؤ کرونا ندھی!

(روزنامہ ملاپ ۶۶-۹-۷)

خدا تعالیٰ نے اس درد بھرے دل کی آواز کو وقت کی پکار کو سنا اور اپنے وعدوں کے مطابق عین وقت پر اپنے مامور و مرسل کو کرشن ثانی کو مبعوث فرمایا جنہوں نے آ کر فرمایا ہے

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

پس میں اپنے ہندو بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح ہم ایک احمدی ہونے کے حضرت کرشن جی کی پہلی بعثت پر ایمان لا کر ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہتے ہیں اسی طرح شری کرشن جی کی اس پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں جو مامور من اللہ اوتار تشریف لائے ہیں ان کی تعلیمات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اس حقیقت کو قبول کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ دونوں کرشنوں کو (کرشن اول اور کرشن ثانی) ماننے والے ہوں گے۔

خدا کرے کہ سب کو اس کی توفیق حاصل ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ گنگنور لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ چھوٹا بھائی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں [illegible]

"احمدی جوانوں کے نام"

نئی صدی کا نیا آفتاب جھک جھک کر
تمہارے عزم جواں کو سلام کرتا ہے
نئی صدی کا مصنّف، تری محبت کو
ترے عمل کو، وفا کو سلام کرتا ہے
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

تم اِک درخت کی شاخیں ہو ایک باغ کے پھول
تمہارا راستہ بھی ایک اور منزل بھی
چلے چلو کہ ٹھہرنا نہیں کہیں بھی تمہیں
تمہارا فائدہ بھی ایک اور حاصل بھی
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نہ ابتلاء سے ہو خائف نہ بجلیوں سے ڈرو
بڑھے چلو جو سمندر بھی تجھ کو حائل ہو
تم احمدی ہو یہی فخر ہے تمہارے لئے
تمہیں تو روحِ صداقت ہو تم ہی منزل ہو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی رُتوں کی، نئے موسموں کی بات کرو
ابھی کھلے جو نہیں ان گلوں کی بات کرو
اُلجھ نہ جانا کہیں راستوں کے چکّر میں
نئے مقام، نئی منزلوں کی بات کرو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی سحر کا نیا آفتاب تم ہی تو ہو
نئے فلک کا نیا ماہتاب تم ہی تو ہو
نئی کہانی کا عنوان، نئی کتاب ہو تم
اور اس کتاب کا رخشندہ باب تم ہی تو ہو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

جنہوں نے آج لُٹایا تمہارے کل کے لئے
بڑے ہی پیار سے درسِ وفا دیا ہے ہمیں
خدا کی راہ میں مرنا ہی زندگی ٹھہرے
یہ راز اپنے عمل سے بتا دیا ہے ہمیں
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی صدی کے تقاضے نئے نئے ہوں گے
تمہارے سامنے پُر پیچ راستے ہوں گے
قدم قدم پہ بہت در پیش مرحلے ہوں گے
تمہیں یہ سارے مسائل سنوارنے ہوں گے
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

سدا بہار رہے گلشنِ ہدایت پر
منیرہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا یہ کرتی ہے
ہر اِک قدم پہ تمہارا خدا نگہبان ہو
[illegible] کے تجدید [illegible] کرتی ہے
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

سیّدہ منیرہ ظہور

لجنہ اماء اللہ صوبہ کیرلہ کا کامیاب صد سالہ جوبلی جلسہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کیرلہ کو صد سالہ جشنِ تشکر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۸۹-۱-۱ کو پینگاڈی جوبلی ہال میں یہ صوبائی جلسہ منعقد ہوا۔ ہزار کے قریب خواتین جس میں غیر مسلم، غیر احمدی خواتین بھی شامل ہیں صوبہ کیرلہ کے مختلف مقامات سے شریک ہوئیں۔ یہ تاریخی جلسہ خدا کے فضل سے ہر طرح کامیاب رہا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۸۹-۱-۱ اتوار کو ٹھیک دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ عابدہ صاحبہ کوڈناگیلی مکرمہ کے نفیسہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں محترمہ بی عائشہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عربی نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار بی طاہرہ نے تمام خواتین کو خوش آمدید کہا۔

بعدہٗ ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب ایکٹنگ امیر صوبہ کیرلہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ معاشرہ کی اخلاقی اصلاح کے سلسلہ میں خواتین کو خاص طور پر آپ نے تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے حضرت مریمؑ اور فرعون کی بیوی کو مومنین کے لئے بطور نمونہ کے پیش کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ماؤں کے پاؤں تلے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے ماں جنت کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے۔ اس طرح کئی لحاظ سے اسلام نے خواتین کو عزت بخشی ہے۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ نے تقریر فرمائی۔ مکرمہ کے رملہ صاحبہ اہلیہ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب الیپی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام جو حضور نے بھارت کے سالانہ اجتماع کے لئے ازراہ شفقت بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ اے پی زکیہ صاحبہ منانور، مکرمہ بی شاکرہ صاحبہ موگرال، مکرمہ ٹی طاہرہ صاحبہ کنانور، مکرمہ بی ناصرہ صاحبہ پینگاڈی، مکرمہ ایم نصیرہ صاحبہ کالیکٹ، مکرمہ جاسمن موں واٹ کالہ صاحبہ کاکناڈو۔ مکرمہ رشیدہ صاحبہ کوڈالی نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس

نماز اور کھانے کے بعد ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر مبارکہ صاحبہ چیرمین لجنہ اماء اللہ صوبہ کیرلہ جوبلی جلسہ کمیٹی کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ بی عائشہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرمہ بی نفیسہ صاحبہ نے نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرمہ بی زینبہ صاحبہ نے خواتین کو خوش آمدید کہا۔ خاکسار بی طاہرہ نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا پیغام جو اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ جو پیغام مکرم و محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ تامل ناڈو نے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا وہ بھی خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔

شریمتی ای۔ ڈی۔ کارتیاینی اور ایڈووکیٹ میری مانیو اس اجلاس میں خصوصی مہمان تھیں۔ انہوں نے خواتین کو مخاطب کیا۔ بعدہٗ محترمہ ایس وی رشیدہ صاحبہ پینگاڈی، محترمہ آمینہ صاحبہ کالیکٹ، عفیفہ صاحبہ ایرناکلم نے تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ بجوجوس (BIJU JOSE) جنہوں نے تین سال قبل عیسائیت کو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ احمدیت قبول کی تھی نے اسلام قبول کرنے کا سبب بیان کیا۔ ناصرات الاحمدیہ کی رضیہ، نوریا، فومیا (کنانور) صدیقہ (موگرال) نور النساء (کرکرہ) ای۔ وی زرینہ (کوڈالی) راشدہ (پینگاڈی) البشریٰ (کرکرہ) حبیبہ (کالیکٹ) [illegible] اردو میں شہانہ، وحیدہ، ماجدہ، آفرا (پینگاڈی) سی۔ وی۔ کے مبشرہ (کالیکٹ) نصرت بوبینہ (کوڈیاتھور) طاہرہ صدیقہ (موگرال) نے ملایالم نظمیں پڑھیں۔ [illegible] تقاریر کے پہلے پی۔ شریفہ صاحبہ (پینگاڈی) نے قرآن کا درس اور [illegible] پی زہرہ صاحبہ (پینگاڈی) نے حدیث کا درس بھی دیا۔

مورخہ ۸۹-۱-۲ سے ہی مہمانان آنا شروع ہو گئے تھے۔ ان سب کے لئے احمدیوں کے گھروں میں ہی قیام و طعام کا پورا انتظام تھا۔ خدا کے فضل سے جلسہ کے دن تینوں اوقات میں کھانے کا انتظام مناسب تھا۔

پروگرام کے آخر میں لجنہ کی ممبرات کا (بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱ پر)

علمائے سوء کی یہودیانہ تحریف

از مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ احمدیہ امروہہ

سورۃ فاتحہ سے ثابت ہے کہ اُمّتِ محمدیہ منعم علیہ کے گروہ میں شامل ہو گی مگر اس کے ساتھ ہی اس خطرہ کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ بعض نام نہاد "اُمّتِ محمدیہ" کے افراد اپنے کردار کی وجہ سے مغضوب وضالین کے نصیب سے مقتدا ہوں گے۔ گویا خود کو "مسلم" تو کہلاتے ہوں گے مگر اپنے عمل و کردار سے یہود و نصاریٰ ہی ہوں گے۔ چنانچہ یہود کی سپرٹ (SPIRIT) رکھنے والے مسلمانوں کو "مسلم نما یہود" کہنا مناسب ہو گا جیسا کہ ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے کہ:

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

بد نام زمانہ یہود کی سیاہ کاریوں میں سے ایک سیاہ کاری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مقصد کے لئے خدا کے کلام میں تحریف کر دیتے ہیں خدا اور رسول کے ارشادات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ خدا و رسول کے کلام کو توڑ مروڑ کر یا کتر و بیونت کر کے اپنے کردار کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ

چنانچہ "مسلم نما یہود" نے بھی تحریف کرنے کی خطرناک مثالیں قائم کی ہیں زمانے کے حالات کے مطابق تحریف کرنے کے طریق مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور میں پریس اور پبلیسٹی کو ہتھیار بنایا گیا اور اشاعت کے اداروں کی تصرف میں لے کر اپنی قیمتی تحریروں میں تصرف کیا جاتا ہے جس سے اُن کے موقف کی تردید ہوتی ہے۔ مگر خدا و رسول کے قول حق کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید کو نازل کرنے والا خدا اگر خود ہی اس کی حفاظت کی ذمہ داری نہ اُٹھاتا تو پتہ نہیں کہ قرآن مجید چودہ سو سال کے بعد (نعوذ باللہ) کیسی صورت میں ہوتا البتہ بزرگان سلف کی کتابوں کی حفاظت کی چونکہ کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ اس لئے یہودیانہ کرتوت کا تختۂ مشق انہیں بنایا گیا۔ اسی سلسلہ میں ایک کتاب کی مثال درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کے سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"وہ تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔"

(الوصیت صفحہ ۱۷-۱۸)

چنانچہ بزرگان سلف میں سے ایک یعنی حضرت مولانا ابو الحسنات عبد الحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنو فرنگی محل (متوفی ۱۳۰۴ ہجری / ۱۸۸۶ء) فرماتے ہیں۔

"علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہو گا۔"

(مجموعہ فتاویٰ عبد الحیٔ جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

پھر فیضان محمدی کی برکات کے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"جو کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

چنانچہ کامل اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہوئے حضرت اقدس نے کسر صلیب، احیاء دین و شریعت کے لئے کارخانۂ اشاعت قائم فرمایا۔ اور رویا و کشوف کے ذریعہ تائید الٰہی حاصل کی۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے فتویٰ پوچھا گیا کہ:۔

"اگر کوئی شخص ہندی ناخواندہ قوم افغان دعویٰ نبوت کا اس پیرایہ میں کرے کہ ایک مطبع محمدیہ قائم کر کے کتب تردید دین نصاریٰ تصنیف کر کے چھپوا دوں تا دین نصاریٰ باطل اور رد ہو جائے پس اس قول کو زبان مرزا ہندی ناخواندہ سے باور کرنا اور اس پر اعتقاد لانا کہ بے شبہ یہ وکیل مختار فرستادہ نبی آخر الزمان کا ہے یا اس کی مدد خرچ کرنا بنام مطبع دینا روا ہے یا نہیں؟"

(مجموعہ فتاویٰ جلد اوّل صفحہ ۱۶۰)

مجیب جناب مولانا عبد الحیٔ مرحوم اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

"اگر وہ شخص اپنی وکالت پر اس امر کو سند گردانتا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا ہے۔ پس بعد تحقیق و تفتیش اس کے خواب کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ ورنہ قول اس کا پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۶۱)

ناظرین کو حیرت ہو گی کہ معروف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فولادی مؤقف سے خوف کھاتے ہوئے محض ضد اور تعصب کی بناء پر مولانا عبد الحیٔ صاحبؒ کی کتاب (مجموعہ فتاویٰ) سے بعد کی اشاعتوں میں مذکورہ بالا اقتباسات کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

• کیا اسے اس لئے خارج کر دیا گیا ہے کہ اس سے اُن کے عقیدے تصور کی تردید ہوتی ہے؟

• یا کیا اسے اس لئے خارج کر دیا گیا ہے کہ اس سے "قادیانیوں" کی تائید ہوتی ہے؟

• یا کیا اس پر اس لئے تصرف کیا گیا کہ اب اس بات کا خوف نہیں رہا کہ سید عبد الحیٔ صاحبؒ اب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے؟

• یا کیا اس پر اس لئے تصرف کیا گیا ہے کہ "یہودیانہ خصلت" پیدا ہونے کی جو پیشگوئی آنحضرتؐ کی تھی وہ پوری ہو رہی ہو۔؟

بہر حال اور بھی علمائے زمانہ کی ایسی ہی یہودیانہ تحریف ہے۔ جیسی تحریف احمدیت کی مخالفت میں دوسری کتب میں بھی کی گئی ہے۔

چونکہ مولانا عبد الحیٔ صاحبؒ کی اس کتاب "مجموعہ فتاویٰ" کے بعد کے ایڈیشنوں سے یہ قیمتی اور اہم فتویٰ خارج کر دیا گیا ہے۔ مگر ہمارے پاس اس فتویٰ کا اصل نسخہ اور حوالہ موجود ہے۔ جس دوست کو ضرورت ہو ہم سے رابطہ قائم کر کے فوٹو کاپی حاصل کر سکتے ہیں اگر چاہیں تو امروہہ ضلع مراد آباد تشریف لا کر اس اصل فتویٰ کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔

بقیہ صفحہ ۹ کالم ۳

:۔ کا مقابلہ ہوا تھا جس میں ۱۶۰ نمبر سے کرسینگاڈی اوّل اور کوڈالی دوم قرار پائے۔ ناصرات کے لئے ورزشی مقابلہ بھی جلسہ سے قبل کروائے گئے تھے۔ محترمہ بی بی زینبہ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ کیرلہ نے انعامات تقسیم کئے۔ شام کو قریباً سات بجے خدا کے فضل سے اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

اس موقعہ پر ہم مکرم و محترم سی کنجی محمد اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی، پروفیسر محمود احمد صاحب چیئرمین پروگرام کمیٹی، پی عبد الحمید صاحب نائب صدر اور صد سالہ جوبلی چیئرمین جماعت احمدیہ پینگاڈی، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے تمام ممبران کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے جلسہ کے تمام کاموں کے انتظام میں تعاون کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار۔ بی بی طاہرہ اہلیہ ماسٹر بین کنجی احمد صاحب کنوینر لجنہ اماء اللہ پیر لم جوبلی کمیٹی

نویں قسط

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک تاثرات

مکرم مولود احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبدالخالق صاحب آف چک سکندر حال مغربی جرمنی اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اس دردناک واقعات سے تین ہفتہ قبل گاؤں میں دشمن نے اسی قسم کا منصوبہ بنایا تھا۔ تقریباً ۹ سو آدمیوں کا جلوس تھا اور انہوں نے مکرم نذیر احمد صاحب ساقی (شہید) کے مکان اور ان کے ایک اور عزیز کے مکان پر حملہ کر دیا۔ لوٹ مار اور آگ کا پروگرام تھا۔ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی مسجد پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے چند خدام کے ساتھ اتنے بڑے جلوس کا مقابلہ کیا اور دشمن کے گھٹنے ٹیک دیئے۔......

میری چھوٹی بہن نے مجھے فون پر بتایا کہ اس دردناک واقعہ سے دو دن قبل مکرم نذیر احمد صاحب ساقی (شہید) ہمارے گھر آئے اور میری بہن کو کہنے لگے کہ اے قمر النساء اس چیز کا غم نہ کرنا کہ تمہارے بھائی گھر پر نہیں ہیں اور آپ لوگ اکیلے ہیں۔ میں آپ کا بھائی ہوں اور احمدیت کے لئے اپنی جان بھی فدا کر دوں گا۔ پس ایسا ہی ہوا۔ خدا کے اس شیر نے اپنی جان کا نذرانہ بھی اپنے مولا کے حضور پیش کر دیا۔ مکرم ساقی صاحب فوج میں تھے لیکن کچھ سال قبل وہاں سے سروس ختم کر کے گھر آ گئے تھے۔ وہ اپنے وقت کے نہایت پایہ کے باکسر تھے۔ انہوں نے بہت سے کپ جیتے ہوئے تھے۔ جو ان کے پاس گھر میں موجود تھے

اسی طرح دوسرے شہید خادم مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب بھی نہایت مخلص احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ وہ فوج میں ہاکی کے بڑے اچھے کھلاڑی تھے۔... تینوں شہدائے احمدیت ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں...... اس واقعہ میں جو دو معتبر زخمی ہوئے ہیں وہ میرے تایا زاد بھائی ہیں......جنہوں نے شمعیں اور محبتیں اپنے مولا کی خاطر اپنا محبوب گاؤں بھی چھوڑ دیا اور ہجرت کر کے باہر دوسری جگہوں میں نکل آئے۔...... انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے اموال اپنی جائیدادیں اور یہاں تک کہ اپنے بے زبان مویشی بھی جلتے دیکھے لیکن ان کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔... (ان سب کے لئے پیارے آقا دعا کریں)...میری بہن مجھ کو فون پر بتا رہی تھی کہ رفیق احمد صاحب ثاقب (شہید) کی ہمشیرہ کہہ رہی تھیں کہ دنیا ہمارے حوصلہ کو دیکھے گی۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا بھائی خدا کی راہ میں شہید ہوا ہے۔ پھر ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جو اس وقت قید میں ہیں۔ ان میں ایک میرے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں۔ جن کی ایک ٹانگ بچپن ہی سے چھوٹی ہے اور وہ معذور ہیں۔...

جب میں نے یہاں پر سنا کہ بعض لوگ اعلان کروا رہے ہیں کہ ہم احمدی نہیں ہیں تو میں نے عمومی رنگ میں حوصلہ کے لئے اپنے گھر والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر سارا گاؤں بھی اعلان کروا دے کہ ہم احمدی نہیں ہیں تو کروا دے لیکن حضرت دادا جان رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے گھر سے یہ اعلان نہ ہونے پائے۔ جب دوسرے روز کھاریاں فون پر میری اپنی چھوٹی بہن سے بات ہوئی تو انہوں نے ابا جان کا پیغام دیا کہ بیٹا! اپنے خدا پر پورا توکل کر کے تو دیکھنا تھا اور سوچنا تھا کہ کیا تیرا باپ ایسا کر سکتا ہے۔ ابا جان نے فرمایا کہ مجھے کسی قسم کا کوئی دکھ نہیں کہ ہمارے گھر جلا دیئے گئے ہیں۔ ابا جان کو صرف حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور خلفائے احمدیت کے خطوط جلنے کا افسوس ہے۔ اسی طرح میری بہن نے کہا کہ اے بھائی جان! گھبرائیں نہیں۔ احمدیت کی خاطر میں بھی جیل میں جانے کے لئے تیار ہوں اور عشق کی خاطر بھائی نذیر احمد ساقی، بھائی رفیق احمد اور بہن نبیلہ کی طرح جام شہادت پینے کے لئے تیار ہوں۔ جب میں نے اپنی اس چھوٹی بہن [illegible] یہ الفاظ سنے تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا۔ جس قوم کی بہنیں اور بیٹیاں اس قسم کا عزم دلوں میں لئے ہوئے ہوں تو ان کو کون ختم کر سکتا ہے۔"

(اقتباس از خط مکرم مولود احمد صاحب فرینکفرٹ مغربی جرمنی محررہ ۸۹-۸-۷)

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

اور گویا سبقت لے جاتی ہیں ... ندوی کی ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ یقیناً میری امت سے بھی لوگ ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح اعمال بد میں منہمک ہونگے۔...... آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں زر پرستی نفسانی خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اس کی پوجا کرنے لگے۔" (اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں۔" (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۳۰ء)

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں + ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ نام نہاد علماء سے صرف اس حد تک اختلاف ہے جس حد تک قرآن و حدیث نے نشاندہی فرمائی ہے۔ یا جس حد تک یہ علماء قرآن و حدیث سے دور ہو چکے ہیں۔ یا جس حد تک ان کے علماء نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور قرآن کریم کو بے کار کتاب سمجھتے ہیں۔ اس سے زیادہ اختلاف ہمیں کسی بھی مسلمان بھائی سے نہیں ہے۔ لہٰذا ندوی صاحب کو چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کو کوسنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانک لیں کہ

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

پس نئی امت یا نئے مراکز یا ان سے عقیدت کے مجرم وہ علماء ہیں جو قرآن و حدیث سے ہٹ کر بہت سے فرقوں کا مجموعہ ہیں۔ ندوۃ العلماء کا فرقہ بھی انہی میں شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت چونکہ قرآن کریم اور احادیث نبوی کی عظیم الشان پیشگوئیوں کے تحت ہوئی ہے۔ لہٰذا اس کے شعائر اور مقامات مقدسہ اسلام کے بنیادی شعائر اللہ کے ماتحت جلوہ افروز اور بطور ظل کے ہیں۔ ان میں کوئی مغایرت نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا سب کچھ اسلام پر قربان ہے ؎

محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں + یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

صحابہ کرام مولانا ندوی صاحب نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقاء کو صحابہ کرام سے کیوں ملایا جاتا ہے۔ یہ بھی محض عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی سورہ جمعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بتائی گئی ہیں۔ حدیث نبوی کی تشریح نے دوسری بعثت فارسی الاصل مسیح موعود کے وجود میں بتائی ہے۔ جو ایمان اور قرآن کو ثریا سے واپس لانے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا لہٰذا مسیح موعود کے وجود میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہوئی آپ کے رفقاء صحابہ کرام میں شامل ہو گئے۔ حدیث نبوی میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ:-

"یحصر نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ..... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنہم الی اللہ تعالیٰ۔" (مسلم کتاب الفتن)

یعنی عیسیٰ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا محاصرہ کیا جائے گا۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے ذریعہ متوجہ ہونگے۔

ندوی صاحب! جب آنے والے مسیح موعود پر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود بھیجا ہے اور ان کے صحابہ کرام کو قرآنی دعا رضی اللہ عنہم دی ہے تو آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ باقی رہی یہ بات کہ مثیل عیسیٰ کی بجائے حدیث میں عیسیٰ کیوں کہا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب حروف تشبیہ حذف کر دیئے جاتے ہیں تو وہ تشبیہ بلیغ ہوتی ہے اہل علم کے نزدیک۔ جیسے کسی سخی کو حاتم کی طرح کہنے کی بجائے "حاتم" کہیں تو وہ تشبیہ بلیغ ہو رہی ہے۔

پس اس سلسلہ میں بھی جماعت احمدیہ کو ندوی صاحب سے اسی حد تک اختلاف ہے جس حد تک وہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر بات کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔

بہر حال ... علی میاں ندوی پر یہ ضرب المثل صادق ہو رہا ہے کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ موصوف کے نزدیک اسلام کے بہت سے فرقے کرنے والے علماء تو معصوم ہیں اور جماعت احمدیہ جو حقیقی اسلام کی آج علمبردار ہے وہ مجرم ہے یا للعجب ؎

مقتول کے ورثہ پہ لگی قتل کی تہمت + قاتل سر بازار کھڑا جھوم رہا ہے

— عبدالحق فضل

منقولات

جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشن تشکر

جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشنِ تشکر تین روز تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) میں ہونے والے اس صد سالہ جشن تشکر میں پاکستان سمیت دُنیا بھر سے ۱۲ ہزار کے قریب افراد نے شرکت کی۔ بتایا گیا ہے کہ دُنیا کے ۱۲۰ ممالک میں یہ جشن تشکر منایا گیا ہے جماعت احمدیہ کے رہنما مرزا طاہر احمد نے اپنے خطاب میں پاکستان میں احمدیہ کمیونٹی پر ڈھائے جانے والے مظالم کا تفصیلی حال بیان کیا۔ اُنہوں نے حاضرین جلسہ کو وہ خطوط پڑھ کر سنائے جو پاکستان سے بچوں بوڑھوں اور جوانوں نے اُن کے نام لکھے اور ان خطوط میں جماعت احمدیہ کے مخالف انتہا پسند عناصر کی جانب سے ڈھائے جانے والے مظالم کی انتہائی دردناک انداز میں منظر کشی کی گئی تھی سامعین پر رقت طاری تھی۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ پاکستان میں مذہب کے پیچھے سیاست کارفرما ہے۔ اور مُلّائیت کے غلبہ کی وجہ سے یہ ملک ترقی نہیں کر سکا۔ اُنہوں نے کہا کہ آج ذہنوں میں اس ملک کی بقا کا سوال شدت سے اُبھر رہا ہے انہوں نے کہا کہ پنجاب میں خصوصی طور پر مُلّائیت کے غلبہ سے سیاستدانوں کے سروں پر مُلّا۔ پیرِ تسمہ پا کی طرح سوار ہے اور اب عوام بھی ملاؤں سے تنگ آ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ہزاروں احمدی ملازمین کی عدالانہ ترقیاں روک دی گئی ہیں اور انہیں احمدی ہونے کے جرم میں نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔ اور ان کی عبادت گاہوں اور گھروں کو جلایا جا رہا ہے، حتیٰ کہ سکولوں پر بھی حملے کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا اس تمام صورتحال میں حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ظلم و ستم کے مارے ہوئے احمدیوں کو ملک سے باہر جانے سے بھی روکا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہر روز نئے لوگ حلقۂ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اخبار وطن لندن ۱۶-۸-۸۹)

منظور چنیوٹی کی درخواست مسترد کر دی گئی

لاہور ہائی کورٹ نے ربوہ کے سید عبدالحی۔ عبدالعزیز بھامبڑی۔ مولوی انوار الحق۔ چوہدری ظہور احمد باجوہ اور حکیم خورشید احمد کی پٹیشن کو منظور کرتے ہوئے اس کارروائی کو کالعدم قرار دیا ہے۔ جو ان کے خلاف مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے الزام میں آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں ہوئی۔

تفصیلات کے مطابق پنجاب اسمبلی کے ممبر مولوی منظور احمد چنیوٹی کے ایماء پر تھانہ ربوہ نے مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۲ء کو درخواست دہندگان کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ الف کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ ایف۔ آئی۔ آر میں بیان کردہ واقعات کے مطابق شکایت کنندہ (نے کہا کہ اس) نے مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب آف ربوہ کے اُردو ترجمہ قرآن کو مکمل پڑھا ہے۔ یہ ترجمہ مشہور مسلمان علماً کے مسلمہ اور معروف تراجم کے خلاف ہے۔ اور یہ الزام عائد کیا کہ اس ترجمہ کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد مجروح ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ عوام میں وسیع پیمانہ پر منافرت اور اشتعال کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حکومت پنجاب کے نام اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کیا گیا۔ اور درخواست دہندگان سے بھی بذریعہ نوٹس وضاحت طلب کی گئی کہ مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب) کے اس اُردو ترجمہ قرآن کو کیوں نہ ضبط کر لیا جائے۔ ۲۷ مئی ۱۹۸۷ء کو یہ ترجمہ ضبط کر لیا گیا۔ عائد کردہ الزامات کے تحت ایک مقدمہ درج کر کے درخواست دہندگان کے خلاف چالان پیش کیا گیا۔ درخواست دہندگان نے اس کے مقابل میں یہ دلیل پیش کی کہ الیف۔ آئی۔ آر میں ان کو نامزد نہیں کیا گیا۔ نہ تو وہ پرنٹر ہیں نہ ہی پبلیشر۔ لہٰذا الیف۔ آئی۔ آر کی رو سے ان کے خلاف ارتکاب جرم کا کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔

مرکزی یا صوبائی حکومت کے اختیار کے تحت کسی تحریری درخواست (COMPLAINT) کے بغیر محض الیف۔ آئی۔ آر کی بنیاد پر براہِ راست عدالت میں کسی مقدمہ کی سماعت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس امر میں ان کے خلاف عدالتی کارروائی ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۶ کی خلاف ورزی ہے۔

فاضل عدالت نے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی۔ جس کے بعد حکومت سے ہدایات لینے کی خاطر کئی دفعہ التواء مقدمہ کی درخواست منظور کی گئی۔ بالآخر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے تسلیم کر لیا کہ اس مقدمہ کی سماعت عدالت کے دائرہ اختیار میں نہ تھی۔ اور یہ سماعت ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۶ کے خلاف ہے۔

فاضل عدالت نے مقدمہ کی کارروائی کو منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا کہ یہ عدالتی چارہ جوئی کا غلط استعمال ہے اور یہ کہ کسی شکایت (COMPLAINT) کی عدم موجودگی میں عدالت کسی مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتی۔

(فرنٹیئر پوسٹ ۷ اگست ۱۹۸۹ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۳۰ اگست ۱۹۸۹ء)

منظور چنیوٹی کا بیان جھوٹ اور بے بنیاد ہے!

مرزا خورشید احمد

ربوہ ــــ جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد نے اخبارات میں شائع ہونے والے مولانا منظور چنیوٹی کے اس بیان پر کہ ضیاءُ الحق کے طیارے کی تباہی میں مرزا طاہر احمد اور قادیانیوں کا ہاتھ ہے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولانا چنیوٹی کا اس طرح کا ایک جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے۔ جو وہ کئی سال تک اسلم قریشی کے اغواء کے بارے میں امام جماعتِ احمدیہ پر لگاتے رہے۔ ترجمان نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہ معلوم مولانا منظور چنیوٹی نے اپنے اس اعلان کے مطابق کہ اگر مرزا طاہر احمد کے ذریعے اسلم قریشی کا اغواء ثابت نہ ہوا تو وہ چوک میں کھڑے ہو کر گولی کھانے کے لئے تیار ہیں“ اب تک گولی کیوں نہیں کھائی حالانکہ جھوٹ کی گولی تو انہیں اسی دن لگ گئی تھی جب ساری قوم نے اور خود مولانا چنیوٹی نے اسلم قریشی کو ٹی وی پر دیکھ لیا تھا اور ان کا بیان بھی سن لیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ یہاں یہ بات درست ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد کی دعوتِ مباہلہ کے مخاطبین میں صدر ضیاءُ الحق سرِ فہرست تھے۔ لیکن جہاں تک طیارے کے حادثے کا تعلق ہے، جماعت کا اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں اور مختلف سرکاری ایجنسیاں اپنی رپورٹیں اس سلسلہ میں حکومت کو پیش کر چکی ہیں۔

(روزنامہ ملت ۲۹ جون ۱۹۸۹ء)

منقولات

ضیاءُ الحق کشمیر میں فسادات کے ذمہ دار

جموں۔ ۸ ستمبر وزیر اعلیٰ جموں کشمیر کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مصطفیٰ کمال منسٹر آف اسٹیٹ (PWD) نے مرحوم ضیاءُ الحق پر الزام لگایا کہ وہ کشمیر میں ہو رہے حالیہ فسادات کے ذمہ دار ہیں ـــ ڈاکٹر کمال نے کل یہاں انڈسٹری اور کامرس کی فیڈریشن کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ضیاء بے قصور کشمیریوں کو مروانا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ نے اس کو ایک ہوائی دھماکہ سے ہلاک کر دیا ـــ اُنہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وزیر اعظم پاکستان بننے کے بعد وادی کشمیر میں ان فسادات میں قدرے کمی آئی ہے۔ وادی کے یہ بنیاد پرست اب مسز بھٹو کے خلاف ہو گئے ہیں کیونکہ ان کی حکومت نے انہیں امداد دینا بند کر دیا ہے۔ (روزنامہ ٹریبون چنڈی گڑھ $12\frac{9}{89}$) (ترجمہ از انگریزی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۵۵ میں خلیق النساء بیوہ مکرم محمد مجید سولیجر صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/ اگست ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ بالیاں طلائی ۲½ گرام قیمت	۵۵۰ — ۰۰	روپے
۲۔ زیور چاندی ۲۹ گرام قیمت	۱۷۵ — ۰۰	روپے
۳۔ نقد	۵۰۰۰ — ۰۰	روپے
کل	۵۷۲۵ — ۰۰	روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری نہ کوئی جائیداد ہے اور نہ ہی آمد اگر میں آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
منظور احمد گجراتی	خلیق النساء	ظہور احمد رفیقی

وصیت نمبر ۱۴۸۵۶ میں نگہت ہاشمی بنت مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/ ستمبر ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے میرے پاس صرف ایک چاندی کا سیٹ ہے جس کی قیمت ایک صد پچاس روپے ہے۔ میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر جب کبھی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اسی طرح اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی والد موصیہ	نگہت ہاشمی	بدرالدین عامل بشر

وصیت نمبر ۱۴۸۵۷ میں روبی ممتاز بنت مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی قوم قریشی ہاشمی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/ ستمبر ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میرے پاس صرف ایک چاندی کا سیٹ ہے جس کی قیمت یکصد پچاس روپے ہے۔ میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں ہے اگر کبھی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اسی طرح اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی والد موصیہ	روبی ممتاز	بدرالدین عامل بشر

وصیت نمبر ۱۴۸۵۹ میں بشیر الدین الہ دین ولد مکرم الہ دین بھائی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۲/ نومبر ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ جائیداد میں ایک عدد ہاتھ کی گھڑی مبلغ -/۵۰۰ روپے کی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ خاکسار ایک پرائیویٹ ادارہ میں ملازمت کرتا ہے جس سے ماہوار -/۵۰۰ روپے کی آمدنی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد	بشیر الدین الہ دین	حمید الدین شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

وصیت نمبر ۱۴۸۶۰ میں عبدالسلام راتھر ولد مکرم غلام محمد صاحب راتھر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شورت ڈاکخانہ شورت ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/ نومبر ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد جو کہ بمقام شورت میں ہے وہ سب کی سب ابھی میرے والد صاحب کی تحویل میں ہے۔ جب یہ جائیداد خاکسار کو ملے گی تو اس وقت خاکسار اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کر دے گا۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ آٹھ صد باون (-/۸۵۲) روپے ہے جو کہ خاکسار ...

کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ملتی ہے - میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے -

گواہ شد — العبد — گواہ شد
سید صباح الدین — عبد السلام راہقر — شاہد احمد قاضی
انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر — ۱۴۸۶۱ میں لطیف احمد خالد ولد مکرم بشیر احمد صاحب طاہر قوم احمدی پنڈت پیشہ طالب علم تاریخ ولادت ۲۶ر دسمبر ۶۹ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر نومبر ۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱ - منقولہ جائیداد اس وقت میری کوئی نہیں ہے

2 - غیر منقولہ جائیداد میں ۵۰ مرلے زمین مبلغ ۲۰ ہزار روپے میں مورخہ ۱۲/۸۸ کو موضع ننگل میں خرید کی گئی ہے جو نہری زمین ہے - اس میں ۹ مرلے زمین خرچ کی ہے باقی شاملات ہے - اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ۲۰۰۰/- روپے زیر رسید ۳۲۸۹ / ۲-۱۲-۸۸ داخل خزانہ کردیا گیا ہے - میں اس وقت طالب علم ہوں اور میرا گزارہ والدین پر ہے - البتہ بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے - اس کے علاوہ آئندہ جو بھی آمد پیدا کروں گا اس کی حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا - اس کے علاوہ جو بھی جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی -

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد اکبر — لطیف احمد خالد — جلال الدین نیر

بدر کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں - مینجر بدر قادیان

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۲۹۴۴۳۲

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS آٹو ونگس
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE NO 76360
74350

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف ، مالکان جمیل ساڑی مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

پیش کردہ :- بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز : ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

ولادت

مکرم مولوی محمد ابراہیم شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۶-۹-۸۹ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محمد فاروق تجویز فرمایا ہے نو مولود مکرم محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت گاگرن (شوپیاں)، کشمیر کا نواسہ ہے والدین نے تحریک وقف نو کے تحت بچے کو وقف کرنے کی سعادت حاصل کی ہے مکرم ابراہیم صاحب نے ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے عزیز کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا کی ہے

اَفضلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31 — 5 — 6
LOWER CHITPUR ROAD
CALCUTTA-700073
PH:- 275475. RESI. 273903.

اَرحامُکُم اَرحامُکُم

ترجمہ:- تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اُولوالارحام ہی ہیں

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE. C/O 89 6008.
SPECIALIST IN ALL KINDS OF
TWO WHEELER MOTOR VEHICLES
45, B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE. 279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اِرْشاد نبوی ؐ

اَسلِم تَسلَم

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORS)
TARUN BHARAT CO. OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PHONES: OFFICE-6348179, RESI-6289389 } BOMBAY-400099

اَرشِدُوا اَخاکُم

اپنے بھائی کو ہدایت کرو!!

(حدیث نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN TIMBER, TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD
MANUFACTURERS OF:-
WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

درود شریف کے فضائل

"درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا"

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر مورخہ ۱۰/جون ۱۸۸۹ء)

طالبانِ دعا:- محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد عثمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑلیسہ)

پروپرائیٹر: ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: ۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی / اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش: ۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001 PHONE 4498

HEAD OFFICE :- PAYANGADI (P.O.)

PHONE NO 12 PIN. 670303 (KERALA)

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA TRADERS

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA PUL

HYDERABAD-500002. PHONE :- 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ: ۔ نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا پردیش

فون: ۔ 42916

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

Mahindra

Lucas TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

HM

AMBASSADOR - TREKKER

BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

Simpsons GENUINE SPARE PARTS

PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۱

ہر قسم کی گاڑیوں ۔ پٹرول و ڈیزل کار ۔ ٹرک ۔ بس ۔ جیپ اور مارُتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں !!

تار کا پتہ: ۔ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز: ۔ 28-5222 28-1652

AUTO TRADERS, 16 MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں: ۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب رَبر شیٹ، ہوائی چپل تیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !